روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۲/۷۷ | اتوار۔ یکم صفر ۱۴۱۳ھ، ۲۔ ظہور ۱۳۷۱ھش، ۲۔ اگست ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۷۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیت دعا سے تعلق

"انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیتِ دعا سے تعلق پیدا کیا گیا۔ فرمایا اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ تو پھر تمہاری آخری دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں لیکن اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سلیقہ نہ سیکھو یا اس سے لطف اندوز ہونا نہ سیکھو تو پھر تمہاری موت کے وقت کوئی دعا قبول نہیں ہوگی"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دنیا بھر کو امن کی طرف بلانے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے

یہ کام دنیا کو توحید کی طرف بلانے سے انجام پائے گا

۲۷ ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالےٰ کا زبردست معرکہ آراء خطاب

اسلام آباد (ٹلفورڈ۔ برطانیہ) ۳۱ جولائی۔ آج یہاں تیسرے پہر جماعت احمدیہ برطانیہ کا ۲۷ واں جلسہ سالانہ روایتی جوش و جذبے اور عقیدت و احترام کی فضا میں شروع ہو گیا۔ دنیا بھر کے کونے کونے سے آئے ہوئے ہزاروں افراد شریک ہوئے۔ جلسہ کا باقاعدہ آغاز تلاوت و نظم کے بعد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت خطاب سے ہوا جس میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دنیا بھر کے امن کا راز توحید کی طرف لوٹنے میں ہے اور دنیا بھر کو امن کی طرف بلانے کا کام جماعت احمدیہ کے سپرد ہے۔ آپ نے افراد جماعت احمدیہ کو بھی توحید پر مضبوطی سے قائم ہو جانے کی تلقین فرمائی تاکہ دنیا میں امن قائم ہو۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پاکستانی وقت کے مطابق رات نو بجے اور برطانوی وقت کے مطابق سہ پہر ۵ بجے جلسہ گاہ تشریف لائے تو پنڈال زبردست نعروں سے گونج اٹھا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بابرکت شیریں منظوم کلام ترنم سے پیش کیا گیا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدی احباب کو جلسہ کے موقع پر میری نظم سننے کی عادت ہو گئی ہے۔ چنانچہ ایک دن ہی جب صبح تہجد کے وقت بیدار ہوا تو میری زبان پر ایک مصرع تھا جو میری اس نظم کا پہلا مصرعہ ہے جو ابھی پیش کی جائے گی۔ چنانچہ مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے حضور ایدہ اللہ کا تازہ کلام نہایت خوبصورت ترنم سے پیش کیا جس کا پہلا شعر یہ تھا۔

جو اجازت ہو تو عاشق درِ یار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اک نگارش ہے نگار تک تو پہنچے

۱۴ اشعار پر مشتمل اس نظم کا ایک اور خوبصورت شعر یہ ہے۔

کچھ عجب نہیں کہ کانٹوں کو بھی پھول پھل عطا ہو
میری چاہ کی حلاوت رگِ خار تک تو پہنچے

اس نظم کا آخری شعر یہ ہے:۔

وہ جوان برق پا ہے وہ جمیل و دلربا ہے
میرا نالہ اس کے قدموں کے غبار تک تو پہنچے

حضور کا خطاب

پاکستان کے وقت کے مطابق رات سوا دس بجے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب شروع ہوا جو ساڑھے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس طرح حضور ایدہ اللہ نے سوا گھنٹہ تک افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ منبر پر تشریف لائے تو پنڈال جس میں کئی ممالک سے آئے ہوئے نمائندگان اپنی اپنی زبانوں میں جلسہ کی کارروائی سننے کے لئے کانوں سے ہیڈ فون لگائے بیٹھے تھے۔ ایک دفعہ پھر زبردست نعروں سے گونجنے لگا۔

حضور نے فرمایا احمدیت کی دوسری صدی کے آغاز سے جماعت احمدیہ ایک نئے انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ مختلف انتظامات جس رنگ میں ظاہر ہو رہے ہیں اس کے پیش نظر جماعت احمدیہ نے امن عالم کے قیام میں اہم کردار ادا کرنا ہے اس بارے میں جماعت احمدیہ کی جو ذمہ داریاں ہیں اس پر آج میں اظہار خیال کروں گا۔ حضور نے فرمایا پہلے یہ انتظام تھا کہ میری آواز دنیا کے بہت سے ممالک تک براہ راست پہنچ جاتی تھی اس کے بعد یہ ترقی ہوئی کہ میری آواز اور تصویر بھی کئی ممالک تک جانے لگی۔ اور آج اس میں ترقی کا ایک نیا مرحلہ سامنے آیا ہے اور مشرق بعید اور جنوبی ایشیا کے ممالک تک بھی میری آواز ہی نہیں بلکہ تصویر بھی پہنچ رہی ہے۔ حضور نے زبردست نعروں کے دوران فرمایا اس انتظام کے تحت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی بتائی گئی خبر پوری ہو رہی ہے۔ حضور نے فرمایا اس اعتبار سے جماعت احمدیہ کی زندگی میں یہ ایک انقلابی دن ہے۔

احباب کرام نے حضور کے اس ارشاد کا زبردست نعروں سے خیر مقدم کیا تو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر صرف نعروں سے نہیں بلکہ عمل سے بھی کیا جانا چاہیئے اور در حقیقت اصل شکر تو وہی ہے جس کا دارومدار اعمال حسنہ پر ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے پرشوکت انداز میں بآواز بلند فرمایا ہم اللہ کے نام کو ساری دنیا میں پھیلا کر دم لیں گے۔

حضور نے فرمایا اسی لئے میں نے آج کے خطاب کے لئے توحید کا موضوع چنا ہے وہی خدا ہے جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی چابیاں ہیں۔ وہی مالک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہر چیز اس نے پیدا کی اور اس کے لئے پہلے سے اندازے مقرر فرما دیئے۔ وہ لوگ کیسے بدنصیب ہیں کہ اس کو چھوڑ کر ان کی طرف رجوع کرتے ہیں جو کوئی بھی چیز پیدا نہیں کر سکتے۔ نہ اپنے لئے کوئی نفع حاصل کر سکتے ہیں نہ نقصان۔ جن کو اپنی زندگی پر بھی کوئی اختیار نہیں موت پر بھی کوئی اختیار نہیں۔

حضور نے فرمایا یہ وہ پرشوکت کلام ہے جو اللہ نے اپنی توحید کے بارے میں ارشاد فرمایا جس کو سن کر جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ لیکن آج انسان بحیثیت انسان شرک میں مبتلا ہو چکا ہے۔ اور ان دنیاوی طاقتوں کی طرف رجوع کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ دنیا کی نئی تعمیر ہم کریں گے۔ حضور نے پرجوش آواز میں فرمایا میں خدا کی قسم کھا کر اعلان کرتا ہوں کہ یہ جھوٹ ہے۔ دنیا کی تعمیر نو کا کام ہم نے کرنا ہے۔

اے احمدی جماعت! تم وہ جماعت ہو جس پر اللہ تعالیٰ کی توحید کے قیام کی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔ جب تک خدائے واحد آپ کے ساتھ ہے دنیا کی کوئی طاقت آپ کو ہرگز گزند نہیں پہنچا سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے توحید کے مضمون کی وضاحت کرتے ہوئے مزید فرمایا کہ توحید پر سب سے بڑا ڈاکہ ڈالنے کی کوشش کرنے والا (فی الحقیقت تو خدا کی توحید پر کوئی ڈاکہ نہیں ڈال سکتا) انسانی نفس کا بت ہے۔ اس پر قابو پائیں اور اس پر قابو پانے کے لئے بھی خدا تعالےٰ ہی سے طاقت مانگیں۔ اس کے مقابلے پر کسی کو رازق نہ مانیں۔ کسی کو مالک نہ مانیں جب وہ رزق چھینتا ہے تو کسی کی پیش نہیں جاتی۔ دنیا کے مختلف

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ـ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ـ ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲- ظہور ۱۳۷۱ ہش ـــ ۲- اگست ۱۹۹۲ء

بچّوں کی نگہداشت

بچوں کی ایک نگہداشت تو یہ ہے کہ انکی صحت کا خیال رکھا جائے۔ بیماری سے بچایا جائے۔ خورد و نوش میں احتیاط کی جائے۔ کیا کھانا چاہیئے اور کیا نہیں کھانا چاہیئے۔ کہاں سے کھانا چاہیئے اور کہاں سے نہیں کھانا چاہیئے۔ احتیاط ایسی کی جائے کہ بیمار نہ ہوں اور اگر خدانخواستہ بیمار ہو جائیں تو پوری طرح علاج معالجہ کیا جائے۔ اپنی استطاعت کے مطابق بہترین حکیم یا ڈاکٹر کے پاس لے جایا جائے، اور اپنی جیب کے مطابق اچھی سے اچھی دوا خرید کر دی جائے۔ موسم کے لحاظ سے خیال رکھا جائے۔ گرمی سردی سے بچاؤ کا انتظام کیا جائے۔ برسات ہو تو بارشوں میں زیادہ گھومنے پھرنے نہ دیا جائے۔ جیسا کہ سب جانتے ہیں۔ بارشیں ملیریا بھی لاتی ہیں۔ اور ملیریا جسم کو بہت کمزور کر دیتا ہے۔ اس لئے بارش کا مزہ تو لیا جائے لیکن اس کی مضرت رسانی سے بچا جائے۔

لیکن نگہداشت کا یہ صرف ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو انکی تعلیم کا ہے۔ بچوں کی تعلیم میں دلچسپی لی جائے۔ قبل از وقت انہیں تعلیم نہ چھوڑنے دی جائے بلکہ انکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے انہیں زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع بہم پہنچائے جائیں۔ وہ کیسی تعلیم حاصل کرنی چاہتے ہیں۔ اس کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو وہ انجنیئر بننا چاہیں اور آپ ڈاکٹر بنا دیں۔ وہ سفارت کار بننا چاہیں اور آپ انہیں ٹھیکیدار بنا دیں۔ ان کے رجحانات کا خیال رکھنا از بس ضروری ہے۔ پھر ان رجحانات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مدد دیں۔ اپنی پسند اور ناپسند کو بالائے طاق رکھیں۔ بچہ جو بننا چاہتا ہے وہ اسے بننے دیں۔ یہ بات بھی نگہداشت ہی سے تعلق رکھتی ہے۔

نگہداشت کا ایک اور پہلو بھی ہے اور وہ ہے اخلاق۔ اگر صحت بھی اچھی ہے اور بیمار بھی نہیں ہے۔ تعلیم بھی ہے اور اچھی تعلیم ہے۔ اور ہے بھی اس کی مرضی کے مطابق لیکن اخلاق سے کورا ہے۔ راہ چلتے لوگوں کو چھیڑتا ہے۔ موٹر سائیکل اور گاڑیاں چُراتا ہے۔ بڑوں سے عزت سے پیش نہیں آتا۔ اپنے علم پر غرور کرتا ہے اور دوسروں کو کچھ سمجھتا ہی نہیں تو وہ اپنے ماں باپ کی عزت کو ڈبوئے گا۔ ان کو بدنام کرے گا۔ ان کے نام پر بٹہ لگائے گا۔

صحت کی خرابی بدنامی کا باعث نہیں۔ بیماری بھی ماں باپ کے نام پر بٹہ نہیں لگاتی۔ اسی طرح کم تعلیم بھی کوئی ایسی بات نہیں کہ انسان خود یا اس کے والدین بدنام ہو جائیں آخر سب کے سب تو اعلیٰ تعلیم یافتہ نہیں ہوتے۔ لیکن اگر اخلاق ٹھیک نہیں ہیں تو لُٹیا ہی ڈوب جاتی ہے۔ خود بھی بدنام والدین بھی بدنام ـ بچوں کی نگہداشت کیجئے۔ اور ان سب باتوں کا خیال رکھئے۔

کس قدر امن و اماں معدوم ہے
زندگی کا مَوت ہی مفہوم ہے
کون چل سکتا ہے اور کتنے قدم
اے مسافر کیا تجھے معلوم ہے

ابوالاقبال

○

کُھل گیا ہے پھر درِ میخانہ ، آؤ دوستو!
کچھ پیو آکر یہاں اور کچھ پلاؤ دوستو!

پھر گُلِ پژمُردہ کو آیا بہاروں کا پیام
تلخیٔ دَورِ خزاں کو بھول جاؤ دوستو!

آ رہے ہیں آج وہ محفل میں پھر آتش بجام
راستے کو چاند تاروں سے سجاؤ دوستو!

عظمتوں کے سینکڑوں مینار روشن ہیں یہاں
روشنی لو اور سینے جگمگاؤ دوستو!

ہم دَرِ ساقی پہ بیٹھے ہیں فقیروں کی طرح
عِشق کا سینے میں روشن ہے الاؤ دوستو!

لَوٹتا ہے جس کے قدموں میں چنابِ خوش نظر
ہم کو اُس محبوب کی صورت دکھاؤ دوستو!

دُکھ کے بعد آخر کبھی تو سُکھ کے دن بھی آئیں گے
بے کسو، بے دست و پا و بے نواؤ دوستو!

عظمتِ رفتہ کو آخر کون اب آواز دے
تم ہی اُٹھو اور یہ بیڑہ اٹھاؤ دوستو!

ہم تو افسُردہ ہیں لیکن آپ افسُردہ نہ ہوں
اپنی محفل میں نہ احسؔن کو بٹھاؤ دوستو!

احسن اسمٰعیل

نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو

حضرت اقدس بانی سلسلہ فرماتے ہیں :-

”یاد رکھو کہ خدا کا یہ ہرگز منشاء نہیں کہ تم دنیا کو بالکل ترک کر دو بلکہ اس کا جو منشاء ہے وہ یہ ہے کہ (.....) تجارت کرو، زراعت کرو، ملازمت کرو اور حرفت کرو مگر نفس کو خدا کی نافرمانی سے روکتے رہو اور ایسا تزکیہ کرو کہ یہ امور تمہیں خدا سے غافل نہ کر دیں پھر جو تمہاری دنیا ہے یہی دین کے حکم میں آجاوے گی۔

انسان دنیا کے واسطے پیدا نہیں کیا گیا۔ دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لَو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے تو پھر دنیا بھی اس کے واسطے حلال ہے۔“

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۲۶۱-۲۶۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

آنکس کہ بتو رسد شہاں را چہ کند

با فرِّ تو فرِّ خسرواں را چہ کند

جس کی تجھ تک رسائی ہے وہ بادشاہوں کو کیا سمجھتا ہے اور تیری شان کے آگے وہ بادشاہوں کی کیا حقیقت سمجھتا ہے۔

چوں بندہ شناختت بداں عزّ و جلال

بعد از تو جلالِ دیگراں را چہ کند

جب بندہ نے تیرے عزوجلال کو پہچان لیا تو پھر تجھے چھوڑ کر وہ دوسروں کی شوکت کو کیا کرے۔

"دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی

دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند"

اپنا دیوانہ بنا کر تو اسے دونوں جہان بخش دیتا ہے مگر تیرا دیوانہ دونوں جہانوں کو کیا کرے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان اشعار میں ایسے انسان کی طرف اشارہ فرماتے ہیں جو خدا تعالیٰ کا طالب ہے اور اسے پالیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے پانے کے بعد دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی چیز اور دنیا کا کوئی بڑے سے بڑا شخص اس کی نگاہ میں نہیں جچتا۔ حقیقت یہ ہے کہ نگاہ میں تو وہی جچتا ہے جس کو انسان بڑا سمجھتا ہے لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ کی حقیقت کو سمجھ لے تو پھر اس کے لئے اس دنیا میں کون بڑا ہو سکتا ہے۔ سب سے بڑی تو خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔ اسی لئے حضور فرماتے ہیں کہ وہ شخص جس کی رسائی خدا تعالیٰ تک ہو جاتی ہے وہ دنیا کے بادشاہوں کی شان کو نظر میں نہیں لاتا۔ ان کی شان خدا تعالیٰ کی شان کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتی اور وہ اس بات کو بخوبی سمجھ جاتا ہے کہ سب سے بڑا خدا تعالیٰ ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف ہی دھیان رکھنے اور اس سے محبت کرنے میں اس کی اپنی محبت کا ثبوت ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کی بڑائی کو شناخت کر لیتا ہے تو پھر اس کے سامنے کوئی اور بڑائی بڑی ہو کر نہیں آسکتی۔ وہ ہر چیز کو چھوٹی سمجھتا ہے اور ہر شخص کے جلال کو اللہ تعالیٰ کے جلال سے کم سمجھتا ہے اور اسی لئے وہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی اور کی طرف جانے کے لئے کسی صورت بھی تیار نہیں ہوتا اور انسان یہ حیثیت حاصل صرف اسی طرح ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت عطا کرے۔ حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انسان کو جب اپنا دیوانہ بنا لیتا ہے تو دونوں جہان اس کی جھولی میں ڈال دیتا ہے۔ اس لئے کہ اس کیفیت میں جو کچھ خدا تعالیٰ کا ہے وہ اس شخص کا ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ شخص ان چیزوں کو یعنی دونوں جہانوں پر عام لوگوں کی طرح نہیں دیکھتا بلکہ خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہوئے اور اس کی قدر پہنچانتے ہوئے اس کے لئے یہ دونوں جہان جو کہ اسے دئے جاتے ہیں ان کی بھی کوئی قدر و قیمت باقی نہیں رہ جاتی۔

اسی لئے حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جسے اپنا دیوانہ بنا لیتا ہے اور دونوں جہان بخش دیتا ہے۔ وہ دیوانہ پھر بھی خدا تعالیٰ کی طرف ہی نظر رکھتا ہے اور ان دونوں جہانوں کو جو اسے دئے گئے ہیں بے نیاز رہتا ہے۔ یہی درحقیقت اللہ تعالیٰ سے حقیقی محبت کا راز ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ایسی ہی حقیقی محبت عطا فرمائے۔ ہمیں اپنا دیوانہ بنالے اور اس دیوانگی میں ہم ہر چیز سے نظر پھیر کر اسی کو اپنے دھیان میں رکھیں اور اسی کو اپنا حقیقی محبوب سمجھیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

تقدیر کی باتیں

فرمودہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت (الثانی)

اب میں اصل مسئلہ کی وہ حقیقت بیان کرتا ہوں جو قرآن کریم سے ثابت ہے۔ پہلے میں اس کی تشریح کروں گا۔ اور پھر اس کے فوائد بتاؤں گا۔ مگر یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ مسئلہ تقدیر کے بعض ایسے پہلو بھی ہیں جن کو بڑے بڑے لوگ بھی بیان نہیں کر سکے اور نہ انہوں نے ان کے بیان کرنے کی کوشش کی۔ کیونکہ بعض ایسی باریک باتیں ہوتی ہیں جو محض ذوقی ہوتی ہیں۔ ذوقی سے میری مراد وہ نہیں جو عام لوگ لیتے ہیں۔ یعنی جو باتیں بلا دلیل کے ہوں اور ان کی کچھ حقیقت نہ ہو۔ بلکہ میری مراد اس سے وہ امور ہیں کہ جب تک انسان ان کو خود نہ چکھے ان کو معلوم نہیں کر سکتا۔ پس ان باتوں کو نہ مجھ سے پہلے لوگ بیان کر سکے نہ میں بیان کر سکتا ہوں۔

تقدیر کے مسئلہ کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ تقدیر کئی قسم کی ہوتی ہے اور ان اقسام میں سے میں اس وقت چار قسمیں بیان کروں گا۔ اور وہ چونکہ ایسی ہیں جو عام بندوں سے تعلق رکھتی ہیں اس لئے لوگ انہیں سمجھ سکتے ہیں اور وہ سمجھائی جا سکتی ہیں۔

ان میں سے ایک کا نام میں تقدیر عام طبعی رکھوں گا۔ یعنی وہ جو دنیا کے معاملات میں خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری ہے۔ یعنی آگ میں یہ خاصیت ہے کہ جلائے۔ پانی میں یہ خاصیت ہے کہ پیاس بجھائے اور لکڑی میں یہ کہ جلے۔ تاگے میں یہ کہ جب اسے خاص طرز پر کام میں لایا جائے تو کپڑا بنے روٹی میں یہ کہ پیٹ میں جائے تو پیٹ بھر جائے۔ یہ سب تقدیر ہے جو خدا کی طرف سے جاری ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں۔ یہ عام ہے۔ اور طبعی معاملات سے تعلق رکھتی ہے۔ روح سے اس کا تعلق نہیں۔ بلکہ جسم سے ہے یا یہ کہ آگ کا جلانا۔ انگور کی بیل کو انگور لگنا۔ کھجور کے درخت کو کھجور لگنا۔ بعض درختوں کے پیوند کا آپس میں مل جانا۔ بچہ کا نو ماہ یا ایک خاص مدت میں پیدا ہونا۔ یہ سب ایسے قانون ہیں جو عام طور پر جاری ہیں۔ ان کا نام میں تقدیر عام طبعی رکھتا ہوں۔

دوسری تقدیر تقدیر خاص طبعی ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک تقدیر عام ہے۔ جیسے کہ قانون مقرر ہے کہ آگ جلائے۔ سورج کی تمازت کے نیچے گرمی محسوس ہو۔ سورج کی گرمی سے پھل پکیں۔ فلاں چیز سے صحت ہو۔ فلاں سے بیماری ہو۔ یہ تو تقدیر عام طبعی ہے لیکن ایک خاص تقدیر طبعی ہے یعنی بعض دفعہ خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے احکام نازل ہوتے ہیں کہ فلاں شخص کو دولت مل جاوے۔ فلاں چیز کو جلا دیا جاوے۔ فلاں شخص کو مار دیا جاوے۔ فلاں کے ہاں بچہ پیدا ہو (خواہ اس کی بیوی بانجھ ہی کیوں نہ ہو) یہ احکام خاص ہوتے ہیں۔ کسی عام طبعی قانون کے ماتحت نہیں ہوتے یعنی ایسے طبعی قانون کے ماتحت نہیں ہوتے۔ جس کا لازمی نتیجہ اسی شکل میں نکلنا ضروری ہو جس شکل میں کہ کسی خاص شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کے خاص احکام کے ماتحت ظاہر ہوا ہے۔

تیسری قسم تقدیر کی تقدیر عام شرعی ہے۔ مثلاً یہ کہ اگر انسان اس رنگ میں نماز پڑھے تو اس کا یہ نتیجہ ہو اور اس رنگ میں پڑھے تو یہ ہو۔ روزہ رکھے تو یہ خاص روحانی تغیر پیدا ہو۔

چوتھی قسم تقدیر کی تقدیر خاص شرعی ہے جس کے معنے ہیں کہ خاص طور پر کسی بندہ پر اللہ تعالیٰ فضل کرے جو بطور موہبت ہو۔

یہ چار اقسام تقدیر کی ہیں۔ جن کے سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کے لئے میں نے الگ الگ نام رکھ دیئے ہیں یعنی (۱) تقدیر عام طبعی (۲) تقدیر خاص طبعی (۳) تقدیر عام شرعی (۴) تقدیر خاص شرعی یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ صرف تقدیر عام طبعی جسمانی تعلقات سے ظاہر ہوتی ہے اور دوسری تمام اقسام تقدیر کی خواہ تقدیر خاص طبعی ہو یا تقدیر عام شرعی اور تقدیر خاص شرعی ان سب کا ظہور روحانی تعلقات کی بناء پر ہوتا ہے۔ یعنی ان کے ظہور کا باعث دنیوی اسباب نہیں ہوتے بلکہ وہ روحانی تعلقات جو بندہ کو اللہ تعالیٰ سے ہوتے ہیں یا جو اللہ تعالیٰ کو بندہ سے ہوتے ہیں۔ پس یہ تقدیر یا صاحب ایمان کی ترقی کے لئے ظاہر ہوتی ہے یا کافروں کی ذلت کے لئے یا عام لوگوں کے لئے بطور رحم کے۔

تقدیر کی ان اقسام کے سوا کوئی ایسی قسم تقدیر کی نہیں ہے جو انسان کو مجبور کرتی ہو کہ چوری کرے۔ ڈاکہ مارے۔ زنا کرے وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ خدا مجبوراً ایسا کراتا ہے۔ وہ جھوٹ کہتے ہیں اور خدا تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ______ نون۔سین

سعودی عرب اور بوسنیا کی امداد

سرائیوو کے ہوائی اڈے پر جو وقفے وقفے سے جنگ ہو رہی ہے۔ وہ بیرونی ممالک کے لئے ایسی مشکلات کا باعث ہے جن کی وجہ سے وہ بوسنیا کے باشندوں کی مدد کرنے میں تامل محسوس کر رہے ہیں اگرچہ کچھ جہاز ضروریات کی اشیاء لے کر وہاں پہنچے بھی ہیں۔ لیکن جہازوں کی آمد و رفت میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے اور بوسنیا کے لوگ اپنی مشکلات کو پہلے سے بھی زیادہ بڑھتی ہوئی دیکھنے لگتے ہیں۔ اقوام متحدہ نے بھی شروع میں کہا تھا کہ جب تک سارے یوگو سے تمام کے تمام سرب نہیں چلے جاتے وہ اپنے جہاز نہیں بھیجے گی۔ لیکن چونکہ جرمنی نے اس میں پہل کر لی تھی۔ اس لئے اقوام متحدہ اور امریکہ نے بھی کچھ خورد و نوش کا سامان اور دیگر ضروریات کے لئے بعض چیزیں وہاں بھیج دیں۔ لیکن اس میں پھر تعطل پیدا ہو گیا۔ اب بھی جنگ تو جاری ہے۔ وقفے وقفے ہی سے سہی لیکن سعودی عرب نے اشیائے خورد و نوش اور دیگر ضروریات فراہم کرنے کے لئے ہوائی جہاز بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کا پہلا ایر فورس جہاز بارہ ٹن خوراک اور اس کے ساتھ بارہ ملین ڈالر کے چیکس لے کر وہاں پہنچا ہے یہ چیکس ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیئے جائیں گے۔ تاکہ وہ انہیں کیش کروا کر اپنی اپنی ضروریات پورا کر سکیں۔ یہ امیر جنسی امداد کے لئے سعودی عرب کا پہلا جہاز ہے جو اس طرح سامان لے کر وہاں پہنچا ہے۔ اگرچہ اس جہاز کو اب سے کافی عرصہ پہلے وہاں پرواز کر جانا چاہیئے تھا۔ لیکن اقوام متحدہ کا یہ کہنا تھا کہ سارے یوگو ہوائی اڈے کو پہلے محفوظ کر لیا جائے۔ پھر جہاز وہاں پہنچیں۔ سعودی عرب نے بوسنیا کے لوگوں سے کہا ہے کہ وہ سیاسی مدد بھی کریں گے اور مادی مدد بھی۔ یہ مسلمان علاقہ سرب لوگوں سے برسر پیکار ہے اور چونکہ سرب کے پیچھے یوگوسلاویہ کے دیگر لوگوں کی پشت پناہی بھی ہے۔ اس لئے وہ خاصے دباؤ میں ہے۔ گذشتہ ہفتے شاہ فہد نے اپنے ملک میں یہ مہم چلائی تھی کہ لوگ ذاتی طور پر فنڈز فراہم کرنے کی کوشش کریں۔ اور یہ فنڈز اسی لاکھ امریکی ڈالر سے کم نہیں ہونے چاہئیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں خاصی رقوم جمع کی جا چکی ہیں اور غالباً انہی رقوم سے خرید کردہ اشیاء سارا ئیوو بھیجی گئی ہیں۔

اب دیکھنے والی بات یہ ہے کہ جو سامان سارائیوو پہنچا ہے وہ کس حد تک بوسنیا کے باشندوں کو ملتا ہے۔

علاقائی مطالبات؟

لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس جسٹس محبوب احمد نے کہا ہے کہ فی الوقت پبلک پلیٹ فارم سے علاقائی حقوق کا بار بار مطالبہ مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ علاقائی مطالبات نہ کئے جائیں۔

آپ لاہور ہائی کورٹ کے ملتان بنچ کی بار ایسوسی ایشن سے گذشتہ روز (سوموار) کو خطاب کر رہے تھے آپ نے کہا کہ مجھ کو ٹیلنٹ کی تلاش ہے چاہے وہ کہیں سے ملے۔ مزید آپ نے کہا کہ ہمیں عدلیہ کے لئے ٹیلنٹ رکھنے والے لوگوں کو بھرتی کرنا چاہیئے۔ چیف جسٹس نے وکلاء کو اس بات کا یقین دلایا کہ کسی علاقے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے حقوق کے لئے آواز کا اٹھانا تو قابل تعریف ہے۔ لیکن اسے حدود کو پار نہیں کر جانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی مطالبے کو بار بار دہرایا جائے تو لوگوں کے دلوں میں خلیج پیدا ہو سکتی ہے۔ جہاں تک عدلیہ کا تعلق ہے آپ نے کہا کہ اس میں کسی قسم کی کوئی خرابی نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے پاس جج بہت کم ہیں۔ اور یہی مقدمات کو جلدی نبٹانے میں روک ہے۔ عدلیہ اور قانون دان یعنی وکلاء کا آپس میں تعاون نہایت اچھے نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اپنے متعلق جسٹس محبوب احمد نے کہا کہ انہیں تین بنچوں پر کام کرنا پڑتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ان کی پرنسپل سیٹ یعنی لاہور ہائی کورٹ پر بھی۔ حالانکہ ان کے پاس بہت کم جج ہیں۔ جج کے متعلق انہوں نے بتایا کہ اسے صبح سے شام تک کام کرنا پڑتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر ججوں کو صحت کے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

بھارت کے نئے صدر

ہندوستان کے نائب صدر شنکر دیال شرما جو ایک منجھے ہوئے سیاست دان اور دانشور ہیں۔ گذشتہ روز (جمعرات) بھارت کے نویں صدر منتخب کر لئے گئے۔ الیکشن آفیشل سدرشن اگروال نے صحافیوں اور پارلیمانیوں کے ایک ہجوم کو بتایا کہ وہ شنکر دیال شرما کے الیکشن جیت جانے کا اعلان کرتے ہیں۔ شنکر سے پہلے راماسوامی وینکٹ رامن صدر تھے۔ اگرچہ صدر کی انتظامی ڈیوٹیاں تو نہیں ہوتیں لیکن بہرحال یہ خاصا باوقار عہدہ ہے۔ انہوں نے ۶۵٫۸ فی صد ووٹ حاصل کئے جبکہ ان کے حریف جارج گلبرٹ ویل جو ایک عیسائی ہیں نے ۳۳٫۲۶ فی صد ووٹ حاصل کئے۔ یہ صاحب ایک قبائلی گروپ کے رکن ہیں جو شمال مشرق میں رہتا ہے ان کی پشت پناہی حزب اختلاف کے دو گروپ کر رہے تھے۔ ان دو ٹوں کے علاوہ یا تو ووٹ درست نہیں تھے یا وہ آزاد امیدواروں کو دیئے گئے کل ووٹ ۴۶۰۱ تھے جن میں سٹیٹ اسمبلی ڈیپو ٹیز اور قومی پارلیمنٹ کے نمائندے شامل ہیں۔ یہ ووٹ بند بیلٹ بکسوں میں نیو دہلی لائے گئے تھے۔ جہاں ان کی گنتی ہوئی۔ باوجود اس کے کہ بھارت کے صدر کے کوئی انتظامی فرائض نہیں ہیں ان کا باوقار عہدہ مختلف طریقوں سے سیاست پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ چنانچہ گذشتہ تین سالوں میں چار حکومتیں بدلی ہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب کچھ یا اس کا بہت کچھ صدر کے ایما پر ہوا۔

پوچھ گچھ۔ فلسطینی نمائندے

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے سلسلے میں فلسطینیوں کے نمائندے حیدر عبدالشافی اور حنان عشراوی، جو گذشتہ روز پی ایل او کے لیڈر یاسر عرفات سے ملے تھے۔ پولیس ان سے پوچھ گچھ کرتی رہی ہے اسرائیلی قوانین کے مطابق تنظیم آزادی فلسطین سے رابطہ پیدا کرنا خلاف قانون ہے۔ عشراوی اور عبدالشافی کو پولیس ہیڈ کوارٹرز میں بلایا گیا ان سے سوال پوچھے گئے۔ لیکن دونوں نے پولیس کے کسی سوال کا جواب نہیں دیا۔ عشراوی نے کہا کہ میں قیام امن کے فلسطینی وفد کی نمائندہ ہوں اور میں جانتی ہوں کہ میرے بالمقابل اسرائیلی ہیں۔ مجھ سے سوال نہیں کئے جا سکتے۔ یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب وہ پولیس ہیڈ کوارٹرز سے باہر آ رہی تھیں البتہ دونوں کو ضمانت کے کاغذات پُر کرنے پڑے اور ان کاغذات کے مطابق ضمانت کی رقم چار ہزار امریکی ڈالر ہے۔ عشراوی نے کہا کہ انہیں میٹنگ کی ایک فلم دکھائی گئی جسے ٹیلی ویژن پر بھی براڈ کاسٹ کیا گیا تھا۔ جب پولیس کے نمائندے سے پوچھا گیا کہ میٹنگ کیسی رہی اور کس قسم کے سوالات کئے گئے تو اس نے کہا کہ وہ تحقیقات جو ابھی جاری ہے کے متعلق فی الحال کچھ کہنے کو تیار نہیں ہیں۔

شناختی کارڈ۔ عیسائیوں کا مطالبہ

ایک اخباری خبر کے مطابق کرسچین لبریشن فرنٹ نے وفاقی حکومت سے کہا ہے کہ وہ نئے نیشنل شناختی کارڈوں میں مذہب کا خانہ ہرگز شامل نہ کرے۔ فرنٹ نے کہا ہے کہ ایسا کرنا قومی یکجہتی کی روح کے خلاف ہوگا۔ یہ مطالبہ کرسچین لبریشن فرنٹ نے ایک پبلک میٹنگ کے دوران کیا یہ پبلک میٹنگ عیسیٰ نگر فیصل آباد میں فرنٹ کے چیرمین کلیمنٹ شہباز بھٹی کی صدارت میں ہوئی انہوں نے کہا کہ ہر وہ شخص جو پاکستان میں رہائش رکھتا ہے نسل رنگ اور مذہب کے امتیاز کے بغیر ایک سچا پاکستانی ہے اور تعصب کے بیج نہیں بوئے جانے چاہئیں۔ یعنی لوگوں کو عیسائی ہندو اور سکھ کہہ کر تعصب کے بیج نہیں بوئے جانے چاہئیں۔ کیونکہ ایسا کرنے سے ملک میں اندرونی طور پر مسائل بڑھ جائیں گے۔

میٹنگ کے دوران یہ بھی مطالبہ کیا گیا کہ سینیٹ میں اقلیتوں کو نمائندگی دی جائے اور وفاقی حکومت ایک ایسا قانون منظور کرے جس کے ذریعے ان لوگوں کو سزا دی جائے جو کرائسٹ کے متعلق ناشائستہ زبان استعمال کرتے ہیں۔ ایک اور عیسائی رہنما ہرمس ڈوگرا (HARMAS) نے میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم سیاسی رہنما پاکستانی اسمبلی میں اپنے اقلیتی بھائیوں کے مفاد کے متعلق کوئی بات نہیں کرتے وہ سب کچھ اپنے ذاتی میں کرتے ہیں۔

النجاح یونیورسٹی کا محاصرہ

گذشتہ روز فلسطینی لیڈروں نے ذاتی طور پر اسرائیلی وزیر اعظم سے اپیل کی کہ وہ مغربی کنارے کی سب سے بڑی یونیورسٹی کے گرد گھیرا ڈالنے والے تین

باقی ص۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تلخیص و ترجمہ عبدالباسط شاہد

جدید صنعتی انقلاب

امریکی فوج میں کیڑوں کا تیار کردہ ریشہ بعض نہایت کارآمد اشیاء کیلئے مستعمل اور مقبول ہے۔ اس ریشہ سے ہیلمٹ اور گولی سے محفوظ رکھنے والے لباس تیار کئے جاتے ہیں۔ اور یہ امر مسلّم ہے کہ یہ ریشہ سٹیل سے بھی زیادہ مضبوط اور دیرپا ثابت ہوا ہے مگر اس میں یہ مشکل پیش آتی رہی ہے کہ یہ ریشہ تیار کرنے والے کیڑے آزادی سے تو اپنا کام خوب کرتے ہیں۔ مگر پالتو ہونے کی صورت میں ان کے کام کی رفتار اور نتائج بری طرح متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس مشکل سے نجات پانے کے لئے لومبارڈی (LOMBARDI) نامی مائیکرو بیالوجی کے ماہر نے اس کیڑے کے GENE حاصل کر کے اپنی لیبارٹری میں ایک ایسے بیکٹیریا سے ملا دیا جو ہر حال میں برابر کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جلد ہی یہ بیکٹیریا حیرت انگیز رفتار سے بڑھنا شروع ہوا اور راتوں رات اس فوج کی تعداد دس لاکھ سے بھی زیادہ ہو چکی تھی۔ اور اسی نسبت سے مطلوبہ ریشہ بھی اتنی وافر مقدار میں حاصل ہونے لگا جو فوج کی ضرورت پورا کرنے کے لئے کافی تھا۔

اب تک تو جراثیم کے متعلق ہم یہی جانتے تھے کہ یہ رینگ کر ادھر ادھر پہنچ جاتے اور ہمارے استعمال کی چیزوں بالخصوص کھانے کو ناقابل استعمال بلکہ نفرت رساں بنا دیتے ہیں۔ مگر اب یہ سمجھا جانے لگا ہے کہ جراثیم کو اس طرح تبدیل یا ٹرینڈ کیا جا سکتا ہے کہ وہ فرمانبردار غلام کی طرح موذی امراض سے بچانے۔ ماحولیات کی آلودگی سے محفوظ کرنے اور اسی طرح کے اور بہت سے کاموں میں مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

یہ چند سال پہلے اس چیز کا کوئی وجود نہیں تھا جبکہ اب یہ اربوں روپے کی صنعت بن چکی ہے۔ اس صنعت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ اس ایجاد کے نتیجہ میں دنیا میں ایک ایسا انقلاب آئے گا جو صنعتی انقلاب سے بھی کہیں بڑھ کر حیرت انگیز ہو گا۔ طبی دنیا میں بھی شاندار فوائد حاصل ہوں گے۔ اس خوردبینی مخلوق کے ذریعہ انسانی جسم کے اندر ایک دواساز فیکٹری کی طرح کام ہو سکے گا۔ جو مفید اشیاء کی تیاری اور مضر صحت اسباب کے ازالہ کا باعث ہو گا۔ یہ بیکٹیریا اپنی مثل بھی بنا سکیں گے اور اس طرح ایک سے دو۔ دو سے چار اور چار سے آٹھ کی رفتار میں بڑھتے ہوئے ایک دن سے کم عرصہ میں ان کی تعداد ایک بلین سے بھی زیادہ ہو سکے گی۔ عام فرج کے سائز کی مشین میں جدید طریق پر تیار کردہ بیکٹیریا ایک دن میں اس سے زیادہ انسولین تیار کر سکتے ہیں جتنی بڑے قد آور ستّر جانور ساری زندگی میں نہیں کر سکتے۔ HEPATITIS جیسی مہلک بیماری کے وائرس کے علاج کے لئے انسانی خون میں تیار کیا ہوا انجکشن مفید ثابت ہوا ہے۔ مگر بڑی مقدار میں خون مہیا کرنا اسے محفوظ کرنا اور خراب ہونے سے بچانا ایک مستقل دردسر تھی جس پر بے شمار اخراجات کے علاوہ اور بھی کئی طرح کی عملی دشواریاں پیش آتی تھی۔ مگر مذکورہ فوج کو استعمال کرتے ہوئے امریکہ کی دو دواساز کمپنیاں سٹیل کے چمکدار صاف ستھرے برتنوں میں بغیر کسی 'خون خرابہ' کے یہ دوا تیار کر رہی ہے۔

اس ایجاد کے نتیجہ میں جن فوائد کا ذکر ہوا ہے یا جو فوائد اب تک معلوم ہو چکے ہیں وہ ان فوائد کے مقابلہ میں جو آئندہ حاصل ہونے والے ہیں۔ بالکل ناقابل ذکر اور بہت معمولی ہیں۔ EARL HARBISON (ڈ جو اس تحقیق میں بہت بڑا مقام حاصل کر چکے ہیں) کے خیال میں اکیسویں صدی میں یہ تحقیق اسی طرح مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہو گی جس طرح پچھلی صدی میں کیمسٹری اور فزکس تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ ان دونوں کے فوائد و نتائج کا مقابلہ ایسے ہی ہے جیسے خچر کا مقابلہ ٹریکٹر سے۔ اس طریق سے پیٹرول سے بہتر ایندھن حاصل ہونے کی توقع ہے۔ بیالوجی کے ماہر ڈگلس ڈینس ایک ایسے بیکٹیریا پر کام کر رہے ہیں جو پلاسٹک کی پیداوار میں انقلاب برپا کرنے کا باعث ہو گا۔ اسی طرح بیکٹیریا بھی معلوم ہو چکے ہیں جو جانوروں کی چربی اور سبزی سے ایسا مواد تیار کر سکتے ہیں جو کوکو سے بہتر ہو گا۔ اور جس کی وجہ سے خورد و نوش کی صنعت میں ایک انتہائی خوشگوار انقلاب آ سکے گا۔

اس ننھی منی مخلوق کی خوراک پر بعض صورتوں میں بہت زیادہ اخراجات اٹھتے ہیں کیونکہ اگر یہ انسانی استعمال کی اشیاء کی رغبت رکھیں تو انسان کے لئے ان اشیاء کا حصول ناممکن ہو جائے اور یہی مخلوق ساری خوراک استعمال کرے۔ اس مشکل کا حل بھی تلاش کر لیا گیا ہے اور ایسے بیکٹیریا تیار کر لئے گئے ہیں۔ جن کی غذا بہت سادہ ہے بلکہ ان کی غذا میں ایسے فضلات اور ناکارہ اشیاء شامل ہیں۔ جن کو تلف کرنے اور ماحول کی آلودگی کے اندیشے سے نہایت پریشان کن صورت حال پیش آ چکی ہے اس طرح نہ صرف اس مخلوق کے ذریعہ وہ بے شمار دولت بچائی جا سکی گی۔ جو ان فضلوں کو ٹھکانے لگانے پر استعمال ہونے والی تھی بلکہ موجودہ زمانے کا انتہائی پریشان کن مسئلہ 'ماحول کی آلودگی' بھی حل ہو سکے گا۔

کویت، عراق جنگ کے دنوں میں جس طرح تیل کی وجہ سے سمندری زندگی خطرے میں پڑ گئی تھی وہ ہم سب کو معلوم ہے اس سلسلہ میں بھی یہ فوج کام آ سکتی ہے جو تیل کھانے کی بہت شوقین ہے۔ اور ان کے استعمال سے ساحل سمندر اور سمندری مخلوق اس طرح صاف اور محفوظ ہو سکتی ہے کہ اس طرح کسی بھی اور طریق سے کروڑوں روپیہ کے خرچ سے بھی نہیں ہو سکتی۔ ان کی تعداد کی کثرت اور کام کی استعداد کو دیکھتے ہوئے یہ باور کیا جا سکتا ہے کہ سمندر میں ضائع ہونے والے تیل کا ساحل تک پہنچنے اور مضر اثرات پیدا کرنے سے پہلے ہی صفایا ہو چکا ہو گا۔ اس طریق پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اس طرح تو ماحول کی آلودگی کے نقصان سے زیادہ اس فوج کی یلغار کا نقصان ہو سکتا ہے لیکن اس سلسلہ میں تحقیق کرنے والوں کے نزدیک ان میں 'خودکشی دستے' بھی تیار کئے جا سکتے ہیں جو اپنا "کام" مکمل کرتے ہی یا 'مفوضہ خدمات' کی سرانجام دہی میں ہی اپنی طبعی عمر کو پورا کر کے ختم ہو جائیں گے۔ اس مقصد کے لئے کسی قدر سردی یا اندھیرا ہی کافی ہو گا۔

۲۰ سال پہلے ایسا ریشہ۔ اس ریشے سے پلاسٹک یا چاکلیٹ اور آئس کریم تیار کرنا ایک دیوانے کا خواب سمجھا جا سکتا تھا مگر اب یہ چیزیں عام دستیاب ہیں اور سائنس دان پر امید ہیں کہ جلد ہی اس طریق سے چھوٹے مگر نہایت مفید کمپیوٹر تیار کئے جا سکیں گے۔ اور ان کے نتیجہ میں ایک جدید حیرت انگیز صنعتی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

بقیہ: ص۴ سے آگے

ہزار فوجیوں کو واپس بلایا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ایک فلسطینی نمائندے صائب ایریکاٹ SAEB EREKAT جو مشرق وسطیٰ کے امن کے اجلاسوں میں شامل ہوتے ہیں نے کہا کہ ان راہنماؤں نے نئے اسرائیلی وزیر اعظم کو ایک یادداشت بھیجی ہے جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ النجاح یونیورسٹی نابلس کا محاصرہ ختم کیا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ عربوں کے ساتھ گفتگو کی دعوت دینے کے چند ہی گھنٹے بعد ہمیں اس بات سے حیرانگی ہوئی کہ آپ نے اس یونیورسٹی کا محاصرہ کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ ایسے اقدامات قیام امن کی کوششوں کے لئے کبھی مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ جہاں تک واشنگٹن کا تعلق ہے طرفین کو اپیل کی گئی ہے کہ وہ امن و امان کے ساتھ اس معاملے کو نمٹائیں۔ اس یادداشت میں کہا گیا ہے کہ رابین جنہوں نے گذشتہ منگل کے روز باقاعدہ وزیر اعظم کا عہدہ سنبھالا انہیں چاہیئے کہ وہ اس محاصرے کو ختم کریں۔ فلسطینیوں سے ان کی گفتگو کے خلوص کا یہ پہلا امتحان ہو گا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"ماں باپ اور نظام جماعت ان (واقفین نو) بچوں کی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ ایک بہت ہی حسین اور بہت ہی پیاری نسل ہماری آنکھوں کے سامنے دیکھتے دیکھتے خدا کی راہ میں قربانی کے لئے تیار ہو جائے جو جماعت کی زندگی کی دوسری صدی میں ابھرنے والی ذمہ داریوں سے عہدہ براہ ہونے کی اہلیت رکھتی ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کی ہمیں توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۹۔ دسمبر ۱۹۸۶ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک خط

جو ڈان میں چھپا

ڈاکٹر اے۔جی۔سعید کراچی سے روزنامہ ڈان کو لکھتے ہیں (آپ کا یہ خط ۱۰ جولائی کے ڈان میں شائع ہوا ہے) "آپ نے اپنے ایڈیٹوریل میں فرقہ وارانہ تشدد (جون ۱۸) کے عنوان سے آپ نے اشارہ کیا ہے کہ موجودہ وقت میں قوم جس طرح فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور آپ نے متنبہ کیا ہے کہ اس کے نتائج نہایت خطرناک ہوں گے۔ آپ کو اس بات کا ڈر ہے کہ حال ہی میں جو تشدد آمیز واقعات جھنگ۔گلگت۔کراچی۔لاہور اور دوسرے علاقوں میں ہوئے ہیں اور جن کا تعلق فرقہ واریت سے ہے ایسے واقعات مستقبل میں بھی ہو سکتے ہیں۔ ایک دوسرے کو برداشت نہ کرنا۔ تعصب سے کام لینا! اندھی مخالفت، ایسی چیزیں ہیں جو ایک زنجیر کی کڑیاں بن گئی ہیں اور ان سے قوم اور ملک کو ہر قیمت پر بچانا بہت ضروری ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوا تو فرقہ واریت اور علاقائی نفرت کی آگ سب کچھ بھسم کر دے گی۔ قوم بڑے خطرات کے ساتھ گلگت کوئٹہ کراچی۔ جھنگ اور اندرون سندھ کو دیکھ رہی ہے اور یہ محسوس کرتی ہے کہ ان سے مستقبل کی عیر بردباری اور خون خرابہ ہونے کا خطرہ ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے کی بات ہے کہ قائداعظم محمد علی جناح نے ایک ہوم لینڈ قائم کرنے کے لئے کوششیں کیں۔ اس وقت ساری قوم آپ کی پشت پر تھی۔ ہم نے دو سو سالہ غلامی کا دوہرا جوا اپنی گردن سے اتار دیا۔ اس دوہرے جوئے سے مراد ہے بیرونی تسلط اور وہ معاشرہ جو ذات پات سے اٹا ہوا تھا اور ہم نے ایسا اس لئے کیا تاکہ ہمیں ایک ایسا ملک حاصل ہو جائے جہاں بھائی چارہ ہو۔ مساوات ہو۔ لوگ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں اور یہی وہ باتیں ہیں جو ہمارے مذہب اور ہماری ثقافت اور ہمارے تمدن کے بنیادی نکات ہیں۔ اور جو پنپنے چاہئیں۔ یہی بات قائداعظم نے کہی تھی۔ ایسے پاکستان کے قیام کی مخالفت برطانوی حکام نے بھی کی۔ ہندوؤں نے بھی کی اور مسلم علماء نے بھی جن میں جمعیت العلمائے ہند اور جماعت اسلامی اور مجلس احرار اور سرخ پوش (صوبہ سرحد) شامل تھے۔ ان سب نے ہندوؤں کا ساتھ دیا اور پاکستان موومنٹ کی مخالفت کی اور انتہائی مخالفت کی۔ جماعت اسلامی تو مسلم لیگ کی طرف سے پاکستان ریزولیوشن کی مارچ ۱۹۴۰ء میں منظوری کے بعد وجود میں آئی تھی۔ اس لئے جب مسلم لیگ کی کامیابیوں کا آپ نے (یعنی قائداعظم نے) ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ لیگ نے جو کچھ کیا ہے وہ آپ کو پرانے خیالات کے مسلمانوں سے آزاد کرانے کے لئے کیا ہے اور یہ خیال قائم کرنے کے لئے کہ جو نفسا نفسی سے کام لیتے ہیں اور خود غرضی جن کا مقصد ہوتا ہے وہ غدار ہیں اس نے یعنی مسلم لیگ نے واقعی آپ کو مولویوں اور مولانا کے غیر پسندیدہ عناصر سے آزاد کر دیا ہے۔

۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کو جب آپ کانسٹی ٹیوشنٹ اسمبلی کے صدر منتخب کئے گئے تھے تو آپ نے دستوری رہنمائی کے لئے اپنا میگنا کارٹا قوم کو پیش کیا تھا۔ قرآنی احکام کے مطابق جس میں یہ کہا گیا ہے کہ تمام صاحب ایمان اور یہودی اور عیسائیت مذہب کے پیروکار اور صابی جو کوئی بھی خدا تعالےٰ میں ایمان رکھتا ہے اور قیامت کے دن کو مانتا ہے اور جو کوئی بھی نیک عمل بجالاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اس کی جزا عطا کرے گا اور یہ لوگ ایسے ہوں گے جن کو نہ کوئی ڈر ہوگا نہ افسوس۔

قائداعظم نے کہا کہ آپ اپنی مسجدوں میں جانے کے لئے آزاد ہیں یا اور جو بھی آپ کی عبادت گاہ ہو پاکستانی سٹیٹ میں آپ جا سکتے ہیں۔ آپ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتے ہوں یا آپ کی کوئی بھی ذات اور عقیدہ ہو اس سے حکومت کو کوئی سروکار نہیں ہے۔ آپ نے پروٹسٹنٹ اور کیتھولک جو انگلستان میں آباد ہیں ان کی مثال دے کر کہا کہ اب میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ وقت کے گذرنے کے ساتھ ساتھ ہندو ہندو نہیں رہے گا اور مسلمان مسلمان نہیں رہے گا۔ مذہبی پہلو سے نہیں۔ کیونکہ یہ تو ہر شخص کا ذاتی معاملہ ہے لیکن میں بات کر رہا ہوں سیاست کی اور بطور آپ کے پاکستانی شہری ہونے کے"۔

آپ نے کانسٹی ٹیوشنٹ اسمبلی کی ذمہ داریوں کی ترجیحات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

۱۔ قیام امن

۲۔ رشوت اور کھپلے پن کی زہر کا خاتمہ

۳۔ بلیک مارکٹنگ کے لئے سزا۔ کیونکہ یہ معاشرے کے خلاف ایک جرم ہے۔

۴۔ جنبہ داری کا خاتمہ۔

۵۔ سٹیٹ کے تمام شہریوں کے لئے بغیر رنگ ذات اور مذہب کی تخصیص کے برابر کے حقوق کا آغاز اس بات سے کیا جائے اور یہ بنیادی نکتہ ہے کہ ہم ایک سٹیٹ کے برابر کے شہری ہیں۔

جہاں تک آج کل کے حالات کا تعلق ہے ہم پاکستان کے باشندوں کو فرقہ واریت اور علاقائی تشدد سے اسی طرح باہر نکال سکتے ہیں کہ ہم قائداعظم کی گیارہ اگست کی تقریر کو اپنے دستور کا حصہ بنا لیں۔ مسلم لیگ جو حکومت کر رہی ہے اور جسے صحیح معنوں میں پاکستان کے خالق ہونے کا دعویٰ ہے اور وہ لوگ جو قائداعظم کے سچے پیروکار ہیں حزب اختلاف کی لیڈر مس بے نظیر بھٹو نے قائداعظم کی تقاریر جو آپ نے گورنر جنرل کی حیثیت سے کی تھیں (عرصہ ۱۹۴۷ء اور ۱۹۴۸ء) شائع کیں اور مصمم ارادے کا اظہار کیا کہ وہ ان بیان کردہ اصولوں

باقی صـــ پر

صفیہ بیگم۔ ٹیکسلا

ایک چھوٹی سی بات

انسان ازل سے ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کر رہا ہے اور اسیطرح ایک کمیونٹی اور پھر بڑے پیمانے پر معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہو کر اس کا غم بانٹنا اور ضرورتوں کو پورا کرنا یا کم از کم کچھ بوجھ ہلکا کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ لیکن جہاں کہیں بھی فرائض کا ذکر ہو حقوق بھی ساتھ ہی جنم لیتے ہیں۔ گویا یہ لازم و ملزم ہیں۔

میں جس چھوٹی سی بات کا ذکر کرنا چاہتی ہوں وہ قرض لینا یا ادھار لینا سے متعلق ہے زندگی میں ہمیں بے شمار ایسی ضروریات پیش آتی رہتی ہیں کہ ہمیں ایک دوسرے سے مخصوص مدت یا وقت کے لئے مدد لینی پڑتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ضرورت پوری ہو جانے پر انسان اپنے حقوق سے غافل ہو جاتا ہے اس طرح تعلقات خراب ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ہمیشہ قرض دینے والا ہی قرض خواہ سے اپنی اشیاء یا رقم مانگتے ہوئے جھجکتا ہے کہ وہ اس کے بارے میں کیا سوچے گا اور اس طرح نفرت جنم لے گی۔ اس لئے وہ چپ رہتا ہے۔ اور اپنی جائز ضروریات کو بھی پس پشت ڈالنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کامیاب زندگی گذارنے کے لئے ان چھوٹی چھوٹی سی باتوں سے چشم پوشی کی بجائے اپنی اصلاح کرنی چاہیئے تاکہ زندگی کا حسن قائم رہے۔

نیکی

بدی سے بشر کو بچاتی ہے نیکی
گناہوں کی ظلمت مٹاتی ہے نیکی

بُرے راستے سے ہٹاتی ہے نیکی
بھلے راستوں پر لگاتی ہے نیکی

دلوں کے اندھیرے مٹاتی ہے نیکی
دماغوں کو روشن بناتی ہے نیکی

جہاں شمع اپنی جلاتی ہے نیکی
وہاں چار سُو جگمگاتی ہے نیکی

عداوت کی تلخی مٹاتی ہے نیکی
محبّت کا شربت پلاتی ہے نیکی

شرافت کو عزّت کو روحانیت کو
صداقت کو ہردم بڑھاتی ہے نیکی

فرشتوں سے آگے رسائی ہو جس کی
بشر کو وہ انساں بناتی ہے نیکی

جہالت و گمراہی کو دُور کر کے
حقیقت کی راہیں دکھاتی ہے نیکی

اگر عملِ پیہم سے اپنائیں اس کو
حقیروں کو اعلیٰ بناتی ہے نیکی

صداقت، امانت، دیانت، اخوّت
محبّت سے رہنا سکھاتی ہے نیکی

تنزّل کے خطرات کو دُور کر کے
ترقی کی راہیں دکھاتی ہے نیکی

جہاں میں بھی اسے فیض ملتی ہے عزّت
اور عُقبیٰ میں جنّت دلاتی ہے نیکی

فیض چنگوی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صا سے آگے

ممالک میں پیدا ہونے والے اقتصادی بحرانوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا جو خدا کے دیئے ہوئے رزق اور دولت کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ ان سے دولت اور رزق لے لیا جاتا ہے۔ پھر وہ خدا تعالےٰ سے مانگنے کی بجائے بڑی طاقتوں سے مانگتے ہیں۔ حالانکہ جو خدا تعالےٰ پر اعتبار کرے اور خدا سے مانگے اسے کسی سے مانگنے کی ضرورت نہیں ہوتی جس کے دل میں خدا کی محبت ہو اس کے دل میں کسی اور طاقت کی محبت جگہ پا ہی نہیں سکتی۔ حضور نے احباب جماعت کو متوجہ فرمایا کہ ان حقائق کا عرفان حاصل کر کے انہیں اپنی زندگیوں میں جاری کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے دنیا بھر میں جاری مظالم اور تشدد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا جن خطرات کا میں ذکر کر رہا ہوں اس کا ایک ہی حل ہے کہ دنیا کو خدائے واحد کی طرف بلایا جائے۔ جب تک ہم دنیا کو خدا کی طرف واپس نہیں لاتے۔ ہماری بقاء اور ترقی کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں مذکورہ بالا مضمون کی خوب کھول کر وضاحت فرمائی اور بتایا کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ موحدوں کی راہ میں بڑی تکالیف بھی آتی ہیں ان سے ابھی سے ہوشیار ہو جاؤ۔ میں تمہیں سفر کے خطرات سے آگاہ کرتا ہوں مگر یہ بھی بتاتا ہوں کہ آخر کار سچائی کی فتح ہو گی۔ خدا تعالےٰ کا قانون یہ ہے کہ وہ ہمیشہ توحید کے نام لیواؤں کی حمایت کرتا ہے۔

حضور نے فرمایا

جہاں اپنے غلبے کا فتنہ آپ کے دلوں میں آگیا وہیں توحید کا سفر ختم ہو کر انانیت کا سفر شروع ہو جاتا ہے۔ پھر آپ کی بقاء کی کوئی ضمانت نہیں۔ کیونکہ اللہ تو ہمیشہ توحید کے حامیوں کی حمایت کرتا ہے اگر آپ ساری دنیا میں توحید کا پیغام پھیلانا چاہتے ہیں تو مدد بھی اسی سے مانگیں اور توفیق بھی اسی سے مانگیں حضور نے فرمایا خدا کی توحید کو مضبوطی سے پکڑ لو اس کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ اور جو توحید خالص سے وابستہ ہیں انکو خوشخبری ہو کہ خدا کے نزدیک اسے دنیا کی کوئی طاقت ناکام نہیں کر سکتی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا دنیا کی بڑی مرض جس نے دنیا کو ہلاک کیا وہ یہ ہے کہ تمام صفات حسنہ کو اللہ کی طرف منسوب نہ کرنا۔ اور کسی اور کی طرف منسوب کر دینا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ انسان کے بدن کے ذرے ذرے میں خدا کے احسانات شامل ہیں ان کا تو شمار بھی ممکن نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج سے ۲۰ ارب سال پہلے بگ بینگ BIG BANG (عظیم دھماکہ) کے ذریعے دنیا وجود میں آئی۔ اس سارے عرصے میں جس کا تصور بھی صحیح طور پر ممکن نہیں۔ ہر ذرے پر اور ہر لمحے پر اللہ تعالےٰ کے احسانات ہیں جو ہر آن نئی شکل میں جلوہ گر ہوتے رہتے ہیں۔ یہ تمام احسانات ۲۰ ارب سالوں پر پھیلے ہوئے ہیں۔ اور انسان کی ذات میں بھی مجتمع ہیں۔

حضور نے فرمایا توحید کامل کا دوسرا پہلو بنی نوع انسان کے حقوق سے پہلو تہی نہ کرنا ہے۔ آج دنیا کی بڑی طاقتوں نے اس کو نظر انداز کر کے اپنی تباہی کا سامان کیا ہے۔ توحید کا تقاضا ہے کہ تمام انسانوں کو برابری کا درجہ دے کر ہر تفریق کو مٹا دیا جائے اور خدا کی خاطر خدا کے بندوں سے پیار کیا جائے۔

ہندوستان کے دورہ کا ذکر

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ہندوستان اور قادیان کے دورہ کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس دورے میں ہندوستان کے مختلف دانشوروں سے ملاقاتیں ہوئیں۔ میں نے سب کو یہی پیغام دیا کہ توحید کی طرف لوٹ آؤ۔ آپس کے تعلقات میں خدا کی خاطر محبت اختیار کرو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ویسے تو یہ دانشور اور مدبر بڑے سمجھدار ہیں۔ مگر اپنی نا سمجھی سے پہلے وہ یہ سمجھے کہ میں یہ باتیں اس لئے کر رہا ہوں کہ میں اس جماعت کا نمائندہ ہوں جس پر پاکستان میں مظالم ہوئے ہیں اور میں شاید ان کے ملک میں پناہ لینے کے لئے آیا ہوں۔ جب میں نے یہ اندازہ لگایا تو میں نے واضح کیا کہ میں تو بنی نوع کا نمائندہ ہوں۔ اس خدا کا نمائندہ ہوں جس نے بنی نوع کو پیدا کیا ہے اس لئے ہرگز کوئی ایسی توقع نہ کرو کہ میں تم سے کوئی مدد یا پناہ لینے آیا ہوں۔ مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ ہاں تم کو ہماری ضرورت ہے۔ جب تک تم ہماری عقل کے نور سے روشنی نہیں پاتے تمہارے مسائل کا حل ممکن نہیں ہے۔ میں نے انہیں کہا اور پاکستان سے بھی کہتا ہوں کہ آپس میں تعلقات استوار کرنے کی کوشش کرو۔ چھوٹے چھوٹے اور ادنیٰ سیاسی اغراض و مقاصد کے لئے بنی نوع انسان کے مقاصد کو نظر انداز نہ کرو ایک ہندو جب دکھ میں ہوتا ہے تو خدا کا بندہ دکھ میں مبتلا ہوتا ہے۔ ایک سکھ جب دکھ میں ہوتا ہے تو خدا کا بندہ دکھ میں ہوتا ہے ایک مسلمان جب دکھ میں ہوتا ہے تو خدا کا بندہ تکلیف میں ہوتا ہے جب تک توحید کی برکت سے یہ سوچ پیدا نہ کرو گے خود کو بنی نوع انسان کی بہتری سے وابستہ نہیں کرو گے تم کبھی امن نہیں پا سکتے۔

حضور نے فرمایا دنیا میں جتنے مظالم ہیں وہ ساری شرک کی مختلف قسموں کے اختیار کرنے اور خدائے واحد سے دور ہونے کا نتیجہ ہیں۔ اور آئندہ زمانے میں دکھوں کو دور کرنے کے لئے توحید پر قائم ہونا ہوگا۔ اس لئے آج پہلے سے بڑھ کر میرے اندر جوش پیدا کیا گیا ہے کہ ہم خود بھی توحید پر قائم ہو جائیں اور دنیا کو بھی اس کی طرف بلائیں اور اپنی اولادوں میں بھی توحید بھر دیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ نے حضرت بانی سلسلہ کے توحید کے بارے میں اقتباسات بیان کرتے ہوئے فرمایا آج توحید کے قیام کے لئے آپ نے اپنی جان مال عزت اور ہر کوشش سے کام لے کر کام کرنا ہے۔ حضور نے حضرت بانی سلسلہ کا ارشاد سنایا کہ

"اسکی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔"

اس اقتباس کے دیگر حصے بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اگر آپ اللہ کے بندوں پر رحم کرتے ہوئے تمام مخلوق کی بھلائی کرتے ہوئے توحید قائم کریں گے تو آپ آسمان پر بھی قبول کئے جائیں گے۔ اور زمین پر بھی قبول کئے جائیں گے

اپنے خطاب کے اختتام پر حضور ایدہ تعالےٰ نے پاکستان میں بسنے والے مجبور احمدیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ کا درد ہمیشہ ہمارے دل میں زندہ ہے۔ اگر خدا نے ہماری دوری کو اس رنگ میں ٹال دیا ہے کہ گفتار کے ساتھ دیدار بھی میسر ہے تو وہ دوسرے رنگ میں بھی جدائی دور کرنے پر قادر ہے۔ خدا کرے کہ جلد ایسا ہو۔ حضور نے اسیران راہ مولا کے لئے دعا کی اللہ تعالےٰ ان کی آزمائش کے دن جلد ختم کر دے۔

آخر میں حضور نے فرمایا خدا کرے کہ سارے پاکستانی احمدی امن میں آ جائیں۔ جب احمدیوں کے امن کی دعا کریں تو پاکستان کے امن کی بھی دعا کریں۔ کیونکہ اسی میں پاکستان کے امن کی دعا شامل ہو گی

آخر میں حضور نے دعا کرائی اور سلام کر کے واپس تشریف لے گئے۔

دنیا بھر کے بہت سے ممالک میں براہ راست حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب جسوال برادرز کی پروڈکشن تھی جبکہ ایڈمنسٹریشن محترم بشیر احمد خان رفیق کی تھی۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزاء دے۔

بقیہ: ص۶ سے آگے

کے مطابق زندگی گذاریں گی۔ انہوں نے اس بات کا حکم دیا کہ اس کتاب کو سکولوں اور کالجوں میں بطور نصاب کے شامل کیا جائے اور علاقائی زبانوں میں اس کے ترجمے کئے جائیں۔ صرف وہی لوگ میری تجویز کی مخالفت کریں گے۔ جو پاکستان کے قیام کے مخالف تھے اور جو مذہبی اور فرقہ وارانہ اور علاقائی تقسیم کی بات کرتے ہیں اور جو قائداعظم محمد علی جناح کے خیالات کے خلاف چاہتے ہیں کہ ملک کا انتظام ہائی پریسٹ کے ہاتھ میں آ جائے اور یہ ایک مذہبی ریاست بن جائے۔ اس کتاب کو دستوری طور پر اپنا لینا ملک کی ان بیماریوں کا علاج ہے جو غیر رواداری تشدد آمرانہ حکومت کو جنم دیتی ہے اور اس تباہی کی طرف اشارہ کرتی ہیں جس کو آپ کی آنکھ نے دیکھا ہے۔

درخواست دعا: مکرم ملک ناصر احمد قمر صاحب بوچھال کلاں ضلع چکوال کی والدہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ غلام محی الدین صاحب کافی دنوں سے ٹانگوں میں درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔

○ مکرم محمود مجیب اصغر صاحب کے والد مکرم میاں فضل الرحمٰن صاحب بسمل سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ ضلع سرگودھا ہنوز علیل ہیں شام کو ہلکا سا بخار ہو جاتا ہے۔

○ احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

امید ہے آپ سردی گرمی کا خیال رکھتے ہوں گے۔ سرد جگہ سے فوراً گرم جگہ جانا نقصان دہ ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ یکم اگست ۔ جمعہ اور آج حبس اور گرمی کا ملا جلا رجحان رہا۔ جمعہ کے دن بادل بھی آتے رہے۔ عمومی طور پر گرمی کا سلسلہ جاری ہے۔

○ حکومت نے اقتصادی اصلاحات کو آئینی تحفظ دینے کے لئے قومی اسمبلی میں دو تہائی اکثریت حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی ہے۔ حکومتی وزراء کا کہنا ہے کہ جب ضرورت ہو گی ہم اکثریت حاصل کر لیں گے۔ دو تہائی اکثریت سے صرف دو تین اراکین کم ہیں مختلف پارلیمانی گروپوں سے بات چیت شروع کر دی گئی ہے۔

○ جمعیت العلمائے پاکستان کے سینئر نائب صدر شاہ فرید الحق نے کہا ہے کہ پی ڈی اے نے سندھ میں مظاہرے ملتوی کر کے عوام کو فوج سے ٹکرانے کی سازش ناکام بنا دی ہے۔

○ وزیر اعظم نے شمالی لاہور میں ایک بڑے جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نعرے نہیں لگاتی عمل کر کے دکھاتی ہے انہوں نے کہا کہ جلد ملک میں ہماری پالیسیوں کی بدولت خوشگوار انقلاب آئے گا۔ ہم اپنے اقتدار کی مدت پوری کریں گے۔ ملک سے بے روزگاری ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے شمالی لاہور کے علاقوں کو مکمل شہری سہولتیں فراہم کرنے کے لئے متعدد اقدامات کا اعلان کیا انہوں نے دو ہوریہ پل پر اوور ہیڈ برج بنا کر ٹریفک کا مسئلہ حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔

○ جھنگ میں ایک مسجد سے روسی اسلحہ پکڑا گیا۔ ۵ اشتہاری ملزم بھی گرفتار کر لئے گئے۔ یہ اسلحہ سارے جھنگ شہر کو اڑانے کے لئے کافی تھا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو آئندہ چند روز میں امریکہ کے ایک ہفتہ کے نجی دورے پر روانہ ہوں گی

○ پی ڈی اے کے احتجاجی مظاہروں کے ضمن میں گرفتار کئے جانے والے سندھ پیپلز پارٹی کے بہت سے رہنماؤں کو رہا کر دیا گیا ہے۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر میر افضل نے کہا ہے کہ میرے مستعفی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انہوں نے بتایا کہ وفاقی حکومت نے پن بجلی کے منافع میں صوبہ سرحد کا حق تسلیم کر لیا ہے۔

○ بارسیلونا اولمپکس میں میڈل ٹیبل پر ۱۸ میڈل حاصل کر کے روسی دولت مشترکہ اول ہے امریکہ ۱۱ میڈل حاصل کر کے دوسرے نمبر پر ہے۔ اور چین ۷ میڈل حاصل کر کے تیسرے نمبر پر ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بھارتی وزیر خارجہ کا چین کا دورہ ناکام رہا ہے۔

○ حکمت یار کی حزب اسلامی نے دھمکی دی ہے کہ اگر افغانستان میں انتخابات نہ کرائے گئے تو جنگ ہو جائے گی

○ امریکی ٹیلی ویژن نے خبر دی ہے کہ ایران جلد ایٹمی قوت بننے والا ہے

○ صحافیوں کی ملک گیر تنظیم پی ایف یو جے کے صدر مسٹر نثار عثمانی نے کہا ہے کہ اخبار نویس ملکی قوانین سے مبرا نہیں ہیں مگر حکومت یا کسی سیاسی پارٹی کی دھمکیوں کے خلاف مزاحمت کریں گے۔

○ جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ نے کہا ہے کہ لوگ مارشل لاء کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں۔

○ چین کے صدر نے کہا ہے کہ چین خلیج میں امن و امان کے قیام کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ سلامتی کونسل کی قراردادوں پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔

○ سری نگر میں بموں کے چھ دھماکے ہونے سے سارا شہر لرز اٹھا۔

○ بوسنیا میں دوبارہ جنگ چھڑ گئی ہے۔ بوسنیا نے ترکی سے فوجی امداد طلب کر لی ہے۔

○ وائس آف امریکہ نے اپنے ایک تبصرے میں کہا ہے کہ صدر صدام حسین اب بھی پہلے کی طرح خود سر ہیں وہ اپنے محافظوں کے جلو میں دریائے دجلہ میں نہایت سکون سے تیرتے ہیں۔

○ یاسر عرفات نے اسرائیلی وزیر اعظم سے ملاقات اور مذاکرات کی پیشکش کر دی ہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ کے ایک فل بنچ نے مسٹر آصف زرداری کی ایک آئینی درخواست مسترد کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ کسی رکن قومی اسمبلی کا یہ استحقاق نہیں ہے کہ وہ کسی زیر سماعت مقدمے کے دوران ضرور اسمبلی کے اجلاس میں شریک کیا جائے۔ عدالت نے کہا کہ اس کا مقصد مسٹر آصف زرداری کو قومی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت سے روکنا نہیں ہے یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ کسی ایسے رکن کو اسمبلی میں آنے دیتی ہے یا نہیں۔

○ قائد حزب اختلاف محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک بھر کے عوام نے حکومت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر کے اپنے موقف کا اظہار کر دیا ہے۔

○ مسٹر غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ موجودہ حکومت کو امریکہ نہیں بلکہ اس ملک کے عوام اقتدار سے محروم کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت میں فوری تبدیلی نہ لائی گئی تو عوام کے غیض و غضب کو کوئی نہ روک سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ آئین میں عبوری انتظام کے لئے کوئی گنجائش نہیں لیکن ملکی سلامتی کے لئے ہر قدم اٹھایا جا سکتا ہے۔

○ سندھ آپریشن کے باعث ڈاکوؤں کی بڑی تعداد نے سوئی گیس فیلڈ اور پٹ بندو میں پناہ لے لی ہے۔

○ اندرون سندھ اور کراچی میں طوفانی بارش نے تباہی مچا دی۔ ۲۱ افراد ہلاک اور ۳۵۰ زخمی ہو گئے۔ ہزاروں افراد بے گھر ہو گئے۔ پڈعیدن شہر میں ایک ہزار مکانات منہدم ہو گئے۔

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند

حکیم عبد الحمید اعوان کا

ماہانہ پروگرام

۵ تا ۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد لیٹر بکس اقصیٰ چوک ربوہ۔ فون ۹۰۶

۱۰ تا ۱۲ تاریخ۔ سیکٹر آئی ۲/۱۰ گلی نمبر ۱۱۔ اسلام آباد۔

۱۵، ۱۶ تاریخ۔ مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالر والہ۔

۲۱ تا ۲۳ تاریخ۔ مشہور دواخانہ محمود آباد نمبر ۳ کراچی۔ فون PP-۵۴۸۱۶۹

۲۵ تا ۲۷ تاریخ۔ مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون: PP-۵۱۰۵۶۴

باقی دنوں میں

مشہور دواخانہ نزد پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے۔ گوجرانوالہ فون ۲۱۸۵۳۴ / ۲۱۹۰۶۵

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیو پیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھک ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔

مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو ٹسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)

فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۲۱